اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ (الم نشرح ۹۴:۶)

اللہ کے فضل و کرم سے اور سپر وائزر ڈاکٹر محمد سلطان شاہ کے تعاونِ خاص سے منتشر خیالات کو بحوالہ قرطاس کر دیا گیا ہے۔ اگلے مراحل بھی اللہ تبارک و تعالیٰ آسان فرمائے۔ (امین)

"پروفیسر غلام وارث کی تفسیر تبیان القرآن کا تنقیدی مطالعہ" اس تحقیقی مقالہ کو درج ذیل ابواب کی حد تک محدود کیا ہے:

باب اول: برصغیر میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر، تاریخ اور ضرورت و اہمیت پر ہے۔ سائنسی تفسیری ادب بھی شامل ہے جس میں مکمل سائنسی تفاسیر، اردو تفاسیر میں سائنسی مباحث اور قرآنی آیات کی سائنسی تفسیر پر مبنی کتب کا جائزہ شامل ہے۔

باب دوم: تفسیر تبیان القرآن کے مصنف پروفیسر غلام وارث کا تعارف، تعلیم و تدریس، ازدواجی زندگی اور اولاد اور مفسر قرآن کی شخصیت کے نمایاں پہلوؤں پر محتوی ہے۔

باب سوم میں تفسیر تبیان القرآن کا تعارف، منہج و اسلوب، مباحث علوم القرآن، مصادر و مراجع کا بیان نیز تفسیر کے نمایاں خصائص کا بیان ہے۔

باب چہارم: تفسیر تبیان القرآن میں ترجمۂ قرآن کے ممیزات و تخصصات اور ترجمہ قرآن کا تنقیدی و تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہے۔

باب پنجم میں اسلامی اعتقادی مباحث کا تفسیر تبیان القرآن کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔ تفسیر میں مذکور عقائد باطلہ اور ان کا رد پیش کیا گیا ہے۔

باب ششم میں مفسر کا مطالعہ ادیان عالم کے بارے میں نکتہ نظر، سامی اور غیر سامی ادیان پر بحث کی گئی ہے۔

باب ہفتم میں تفسیر تبیان القرآن میں سائنسی تشریحات و تعبیرات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے حیاتیاتی علوم، طبیعی علوم اور سماجی علوم پر بحث کی گئی ہے۔

مقالہ کے آخر میں ضمیمہ جات، خلاصہ بحث، نتائج اور تجاویز و سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ اور آخر میں جن کتب سے استفادہ کیا ہے ان کی فہرست کو مصادر و مراجع کے عنوان سے درج کیا ہے۔

یہ تحقیقی کام شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی زیر نگرانی کیا گیا۔ اس تحقیقی کام کو احسن انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مندرجہ ذیل سہولیات سے استفادہ کیا گیا۔ کتب خانوں، سرکاری اور نجی لائبریریوں سے استفادہ کیا گیا۔ مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے ملکی و غیر ملکی رسائل و جرائد سے بھی مدد لی گئی۔ مصنف کے حالاتِ زندگی اور ان کی شخصیت کے نمایاں پہلوؤں کو جاننے کے لیے ان کے خاندان کے افراد (صاحبزادی۔ داماد اور پوتے، نواسے، نواسی، بہوؤں اور رفقائے کار) سے رابطہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ اصحاب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے ان کے وسیع مطالعہ سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا۔ انٹرنیٹ جیسی جدید سہولت سے بھی فائدہ حاصل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی۔

کوثر پروین